حافظ شفیق الرحمٰن

19 مئی یوم تشکر

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے توہین رسالت کے مقدمے میں اندراج کے طریق کار میں تبدیلی کا فیصلہ واپس لے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ انہیں اس بات کا کامل ادراک ہو چکا ہے کہ پاکستان 1923ء کا ترکی نہیں کہ یہاں عوام اتاترک ازم کی پذیرائی کریں۔ یہاں جس حکمران نے بھی "اتاترکانہ اقدام" اور روایات کو متعارف کروانے کی کوشش کی' اسے آخرکار ہزیمت اور پسپائی کا سامنا کرنا پڑا۔ جنرل پرویز مشرف کے اس دانشمندانہ فیصلے پر پاکستان کے کروڑوں عوام نے سجدہ شکر ادا کیا ہے جبکہ عیسائی یورپ اور صیہونی سامراج کے آلہ کاروں کے ہاں صف ماتم بچھی ہوئی ہے۔ یہ جیت دراصل شمع ختم نبوت کے پروانوں کی جیت ہے...... یہ جیت عظیم ریسرچ سکالر اور عالمی شہرت کے حامل قانون دانوں جناب اسماعیل قریشی' جناب ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی اور جناب رشید مرتضیٰ قریشی کی جیت ہے...... یہ جیت نوجوان مصنف اور فاضل محقق جناب محمد متین خالد کی جیت ہے' جنہوں نے نواز دور میں "کیا امریکہ جیت گیا؟" نامی مبنی بر حقائق تحقیقی کتاب لکھ کر عوام کے سامنے اس سازش کو بے نقاب کیا کہ ہمارے نام نہاد شریف حکمران قانون توہین رسالت ﷺ پر عمل درآمد کے خاتمے کی یقین دہانی کروا کے "امریکہ بہادر" سے اپنے اقتدار کی درازی کی بھیک مانگ رہے ہیں...... یہ جیت آپا نثار فاطمہ مرحومہ کی جیت ہے' جن کی کوششوں اور کاوشوں کا ثمرہ قانون توہین رسالت ہی موجودہ شکل میں سامنے آیا...... یہ جیت قاضی حسین احمد' شاہ احمد نورانی' مولانا فضل الرحمٰن اور پروفیسر ساجد میر کی جیت ہے...... یہ جیت غازی علم الدین شہیدؒ کے نقش قدم پر گامزن کیمپ جیل لاہور میں پابند سلاسل احمد شیر خان نیازی کی جیت ہے...... احمد شیر خان نیازی جس کا نام بقول علامہ ابو ثیبو خالد الازہری "پوری ملت اسلامیہ کی آبرو ہے"...... اور یہ جیت پاکستانی عوام کے حقیقی نمائندوں علمائے کرام کی جیت ہے...... اس کار خیر میں ہر اس شخص نے حصہ ڈالا ہے' جو یہ سمجھتا ہے کہ نبض ہستی صرف اور صرف محمد عربی ﷺ کے نام نامی کی لطیف حرارت اور اسم گرامی کی گداز آنچ کی وجہ سے تپش آمادہ ہے۔ یہ جیت پاک افواج کے ان تمام جرنیلوں

اور سپاہیوں کی جیت ہے جو ایمان' تقویٰ اور جہاد کے فروغ کو اپنی زندگیوں کا ارفع ترین مقصد اور اعلیٰ ترین نصب العین تصور کرتے ہیں۔

چیف ایگزیکٹو کا یہ خرد افروز اور ایمان پرور فیصلہ امریکی' اسرائیلی' مغربی اور بھارتی ایجنڈے پر کام کرنے والی این جی اوز کے ریشمی رخساروں پر فولادی گھونسے کی حیثیت رکھتا ہے۔ خدانخواستہ اگر چیف ایگزیکٹو یہ فیصلہ نہ کرتے تو پاک سرزمین کے 14 کروڑ عوام 1954ء اور 1974ء کی تحریک ختم نبوت اور 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ کے علم میں اپنے گریباں کے چاک سمونے کے لیے میدان عمل میں کود پڑتے ہیں۔ 19 مئی کی ہڑتال کی کامیابی سو فیصد یقینی تھی۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس ہڑتال کی کال تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے عنوان سے دی گئی تھی۔ جن این جی اوز کے نمائندوں کے عاقبت نااندیشانہ مشورے پر چیف ایگزیکٹو نے قانون توہین رسالتؐ کے تحت مقدمات کے اندراج کے طریق کار میں تبدیلی کے فیصلے کا اعلان کیا تھا' جب عوامی غیظ وغضب کا آتش فشاں پھٹ پڑتا تو ان مومی پتلوں میں کہاں اتنی جرأت تھی کہ اس کا سامنا کر سکتے۔ ناموس رسالت ﷺ پر مر مٹنے کا عزم لے کر میدان میں اترنے والوں کا جس حکمران اور جرنیل نے راستہ روکنے کی کوشش کی وہ جنرل اعظم کی طرح نقش عبرت بن گیا۔ لاہور کے در و بام گواہ ہیں اس شہر کے گلی کوچوں میں وہ کسمپرسی کے عالم میں یوں گھومتے کہ انہیں دیکھتے ہی بے ساختہ میر کا یہ مصرعہ ہونٹوں پر مچلنے لگتا کہ۔

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں

مقام حیرت ہے کہ قانون توہین رسالت ﷺ کے مقدمے کے اندراج کے طریق کار میں تبدیلی کے اعلان کے بعد نواز لیگ کے پرچم برداروں نے بھی میدان میں اترنے کا اعلان کیا۔ بیگم کلثوم نواز کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ان کے شوہر نامدار کی حکومت امریکہ کی خواہش پر قانون توہین رسالتؐ میں تبدیلی کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو چکی تھی۔ ''کیا امریکہ جیت گیا؟'' کے مصنف اور نامور تجزیہ نگار محمد متین خالد کے الفاظ میں ''انہوں نے یہ چال چلی کہ ملک کے تمام ڈپٹی کمشنر حضرات کو زبانی طور پر یہ ہدایات جاری کیں کہ آئندہ شان رسالت ﷺ میں گستاخی کا واقعہ پیش آنے کے باوجود کسی ملزم کے خلاف بھی مقدمہ درج نہ کیا جائے...... نواز شریف کی ''غیر حاضری'' میں مسلم لیگ کے کرتے دھرتے کی حیثیت سے نواز لیگ کی دکان چمکانے کے لیے راجہ ظفر الحق آج جو چاہیں بیانات دیں' عوام بھولے نہیں' انہیں یاد ہے کہ جب 1977ء کے انتخابات کے بعد انہوں نے نواز حکومت کے وزیر برائے مذہبی و اقلیتی امور کا قلمدان سنبھالا تو انہوں نے قانون توہین رسالتؐ پر عمل درآمد کو موثر بنانے کے لیے رتی بھر اور بال برابر کوشش بھی نہ کی۔

یہ چند سطور سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو عاشق رسول ﷺ ثابت کرنے کے لیے سرگرم عمل صاحبزادہ حاجی فضل کریم ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذوق مطالعہ کی نذر...... ''مذہبی و اقلیتی امور کے وزیر راجہ ظفر الحق نے کہا کہ مسلم لیگ کی حکومت قانون توہین رسالتؐ میں ترمیم کی بجائے اس

کے طریق کار میں تبدیلی پر غور کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے حکومت نے یہ طریقہ وضع کیا ہے کہ اس قسم کے کیس کی سماعت عام عدالت کی بجائے سپیشل کورٹ میں کی جائے۔ اس کے علاوہ ایسے کیس پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی سی) کے پاس جائیں اور وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ آیا کیس عدالت میں چلنا بھی چاہیے یا نہیں"۔ (روزنامہ "خبریں" لاہور 9 مئی 1999ء)

مقام حیرت ہے کہ اس واضح خبر کی اشاعت کے باوجود اس دور میں اس پر بزرگوارم مولانا عبدالرحمن اشرفی، پروفیسر ساجد میر، اعلیٰ حضرت مولانا معین الدین لکھوی، برادرم صاحبزادہ پیر بنیامین رضوی، صاحبزادہ حاجی فضل کریم، قبلہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی الازہری" "پیر طریقت" پیر صابر شاہ اور سدا بہار قائد جمعیت مشائخ کرام و علمائے عظام جناب علامہ ایاز ظہیر ہاشمی سمیت کسی خورد و کلاں نے ہلکی سی صدائے احتجاج بھی بلند نہ کی..... اب یہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ 19 مئی کو یوم ہڑتال بنانے کی بجائے قوم کو یہ دن یوم تشکر کے طور پر منانا چاہیے۔

⚙.....⚙.....⚙